21979-وہ ایام جن میں نفلی روزے مشروع ہیں

سوال

مہینے میں کتنے دن ہیں جن میں روزہ رکھا جاسکتا ہے اور ہفتہ میں بالتحدید مسلمان کو کون سے دن روزہ رکھنا چاہیئے ؟
اوراسی طرح میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ افطاری اور سحری کا صحیح وقت کیا ہے ؟
امید ہے کہ آپ مندرجہ بالامسائل کا تفصیلی جواب دیں گے ۔

پسندیدہ جواب

یہ اللہ تعالی کی حکمت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے فرائض کے بعداسی عبادت کو نفلی طور پر بھی مشروع کیا ہے.جس کو کرنے سے انہیں اللہ تبارک وتعالی کا قرب اوراجر عظیم حاصل ہوتا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ہے کہ : اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

(میرا بندہ اس چیز سے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اس کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تووہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے ، میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں توجب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تواس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اوراس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اوراس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اوراس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اوراگروہ مجھ سے سوال کرتا ہے تومیں اسے ضروردیتا ہوں اوراگروہ میری پناہ میں آنا چاہتا ہے تومیں اسے پناہ دیتا ہوں) ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر - (6502)

اور نفلی روزوں کی دوقسمیں ہیں :

پہلی قسم : مطلقا نفل (کسی وقت اور حالت کی تعیین اور تحدید کے بغیر) تومسلمان کے لئے یہ ممکن ہے کہ سال کے کسی بھی دن میں روزہ رکھ لے لیکن ان دنوں کے علاوہ جن کے بارہ میں نہی ثابت ہے مثلا عیدالفطر اورعیدالاضحی کے دن کیونکہ ان دودنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اوراسی طرح ایام تشریق (عیدالاضحی کے بعد تین دن) توان میں بھی روزہ رکھنا حرام ہے الا یہ کہ حج میں جس کے پاس قربانی نہ ہواوراس کے علاوہ صرف جمعہ کے دن کا اکیلا روزہ رکھنے میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ثابت ہے ۔

مطلقا نفلی روزوں کی سب سے اچھی اور بہتر صورت یہ ہے جواس کی طاقت رکھتا ہو کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اورایک دن افطار کیا جائے (یعنی دوسرے دن چھوڑا جائے) ۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ :

(اللہ تعالی کے ہاں سب سے محبوب اورپسندیدہ نمازاور روزہ داؤد علیہ السلام کی نمازاور روزہ ہے تووہ نصف رات سوتے اور رات کا تیسرا حصہ قیام کرتے اورچھٹا حصہ سوتے اورایک دن روزہ رکھتے اورایک دن نہیں رکھتے تھے) ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر - (1131) صحیح مسلم حدیث نمبر - (1159)

اور افضلیت میں شرط یہ ہے کہ اسے اول سے کمزوری نہیں دکھانی چاہئے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ (وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے جب شروع کرتے تو اسے ترک نہیں کرتے تھے) ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔ (1977) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1159)

دوسری قسم : نفلی مقید :

اور یہ عمومی طور پر نفلی مطلق سے افضل ہے اس کی دو قسمیں ہیں :

اول : شخصی حالت کے ساتھ مقید :

مثلا وہ نوجوان جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ہم جوانی کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس کچھ نہیں تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا : اے نوجوانوں کی جماعت جو بھی تم میں سے طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ وہ آنکھوں میں شرم پیدا کرتی اور شرمگاہ کے لئے بہتر ہے اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے حاجت کو ختم کرنے والا ہے)

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔ (5066) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1400)

تو جب تک وہ کنوارہ اور غیر شادی شدہ ہے اس کے حق میں روزے شرعا متاکد ہیں اور یہ تاکید اتنی ہی زیادہ ہوگی جتنی اس کی شہوت میں جوش پیدا ہوگا اور یہ ایام کی تحدید کے بغیر ہیں ۔

دوم : جو وقت معین کے ساتھ مقید ہیں ۔

یہ کئی قسمیں ہیں بعض تو ہفتہ وار ہیں اور بعض ماہانہ اور بعض سالانہ ہیں ۔

ہفتہ وار : سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن کوشش کرکے قصدا روزہ رکھتے تھے)

سنن نسائی وغیرہ حدیث نمبر ۔ (2320) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع الصغیر ۔ (حدیث نمبر 4897) میں اسے صحیح کہا ہے ۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار اور جمعرات کے روزے کی متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا : (یہ وہ دو دن ہیں جن میں رب العالمین پر اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزے کی حالت میں ہوں)

سنن نسائی حدیث نمبر ۔ (2358) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۔ (1740) مسند احمد حدیث نمبر ۔ (8161) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (حدیث نمبر ۔ 1583) میں اسے صحیح کہا ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا : (اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی) ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1162)

ماہانہ : مہینہ میں تین روزے رکھنا مستحب ہیں :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے تین چیزوں کی نصیحت کی (کہ میں مرنے تک نہ چھوڑوں ہر مہینہ میں تین روزے اور چاشت کی نماز اور وتر پڑھنے کے بعد سونا) صحیح بخاری حدیث نمبر ۔ (1178) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (721)

اور مستحب یہ ہے کہ یہ دن ہجری مہینہ کے درمیانی ایام بیض ہیں ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مہینہ میں کوئی روزے رکھنا چاہتے ہو تو (13۔14۔15) کے روزے رکھو)

سنن نسائی حدیث نمبر ۔ (2424) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۔ (1707) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع الصغیر ۔ (حدیث نمبر 673) میں اسے صحیح کہا ہے ۔

سالانہ : ان میں سے کچھ تو دن معین ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن میں روزے رکھنا سنت ہے ۔

معین دن :

1 ۔ یوم عاشوراء : دس محرم الحرام کو عاشوراء کہا جاتا ہے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان سے عاشوراء کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا : (مجھے علم نہیں کہ آپ نے عاشوراء کے علاوہ جس دن روزہ رکھا ہو اور آپ اسے دوسرے دنوں پر فضیلت دیتے ہوں اور رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ کو فضیلت دیتے ہوں)

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔ (2006) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1132)

اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں یہودیوں کی مخالفت میں ایک دن روزہ رکھا جائے ۔

2 ۔ یوم عرفہ : یہ نوذی الحجہ کا دن ہے : اس کا روزہ اس شخص کے لئے رکھنا مستحب ہے جو کہ حاجی نہ ہو اور عرفات میں وقوف نہ کر رہا ہو جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گزشتہ تینوں قسموں کی فضیلت کے متعلق فرمان ہے :

(ہر مہینہ میں تین روزے اور رمضان سے رمضان یہ سارا سال کے روزے ہیں اور میں اللہ تعالی سے امید کرتا ہوں کہ یوم عرفہ کا روزہ گزرے ہوئے سال اور آنے والے ایک سال کا کفارہ بنتا ہے اور یوم عاشوراء کے روزے (دس محرم) کے متعلق میری اللہ تعالی سے امید ہے کہ گزرے ہوئے ایک سال کا کفارہ بنے گا) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1162)

اور وہ زمانے اور وقت جن میں روزے رکھنے سنت ہیں :

1 ۔ شوال کا مہینہ : شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق سنت ہیں : (جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارا سال ہی روزے رکھے) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1164) اور اس کے متعلق سوال نمبر ۔ (7859) کا مراجعہ کریں ۔

2۔ محرم کا مہینہ : اس مہینہ جتنے بھی آسانی کے ساتھ روزے رکھے جاسکیں سنت ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالی کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر۔ (1163)

3۔ شعبان کا مہینہ : جس طرح کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ (رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ افطار کریں گے ہی نہیں اور جب روزے افطار کرتے اور نہ رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ اب روزے رکھیں گے ہی نہیں، میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے سوا کسی مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی مہینہ میں سب سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ شعبان کا تقریبا سارا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر۔ (1969) صحیح مسلم حدیث نمبر۔ (1156)

وہ مسلمان جسے خیر اور بھلائی کے کاموں میں رغبت ہے اسے علم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالی کے لئے نفلی روزے رکھنے میں کتنی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو اللہ تعالی کے راستہ میں روزہ رکھتا ہے اللہ تعالی اسے اس دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو ستر سال جہنم سے دور فرما دیتے ہیں)۔

سنن نسائی حدیث نمبر۔ (2247) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی (2121) میں اسے صحیح کہا ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں ان میں کردے جو جہنم اور اس کی گرمی سے دور کئے جائیں گے اور وہ نعمتوں والے ہوں گے۔

افطاری اور سحری کا صحیح وقت : جس طرح کہ روزے کی تعریف میں ہے کہ : روزہ یہ ہے کہ کھانے اور پینے اور ان ساری چیزوں جن سے روزہ ختم ہوجاتا ہے ان سے پرہیز کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرنا جو کہ طلوع فجر سے لیکر غروب شمس تک۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو}. البقرۃ۔/(187)

تو روزہ دار ان چیزوں سے طلوع فجر سے لیکر غروب شمس تک پرہیز کرے گا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جب ادھر سے رات آجائے اور ادھر سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہوجائے تو روزے دار کا روزہ افطار ہوگیا)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر۔ (1818) صحیح مسلم حدیث نمبر۔ (1841)

اور سحری کا وقت تو جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ آخری نصف رات سے لیکر طلوع فجر ثانی تک ہے اور سحری میں تاخیر کرنا جمہور علماء کے ہاں سنت ہے اور طلوع فجر ثانی سے پہلے پہلے اس کی دلیل وہ آیت ہے جو ابھی اوپر ذکر کی گئی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : (افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کیا کرو) اسے طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (حدیث نمبر۔ (3989) میں صحیح کہا ہے۔

اور اس لئے بھی کہ سحری کھانے سے روزہ کے لئے طاقت حاصل ہوتی ہے تو سحری جتنی فجر کے قریب ہوگی اتنا ہی روزہ کے لئے مددگار و معاون ثابت ہوگی۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ ہمیں شریعت اسلامیہ کا پابند اور اس پر عمل کرنے والا بنائے آمین ۔ اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے ۔ آمین ۔

واللہ اعلم.